www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعه

معراجِ مصطفی ﷺ

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

معراجِ مصطفیٰ ﷺ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

معراج النبی ﷺ

عزیزانِ محترم! معراجِ مصطفیٰ ﷺ ایک عظیم الشان، انسانی ذہن کو انتہائی حیران کردینے والا معجزہ، اور سرکارِ ابد قرار ﷺ کے فضائل وکمالات میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالی نے تمام انبیاء ومرسَلین علیہم السلام کے معجزات وکمالات مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ کی ذاتِ بابرکات میں جمع فرما کر، حضور رحمتِ عالمیان ﷺ کو تمام مخلوقات میں سب سے ممتاز فرمادیا ہے۔ فَضیلتِ اِسراء ومعراج سے اپنے پیارے حبیب نبئ آخر الزمان ﷺ کو وہ خصوصیت وشَرَف عطا فرمایا، جو کسی اَور نبی ورسول کو نہیں ملا، اور جہاں اپنے محبوبِ کریم ﷺ کو پہنچایا، کسی اَور کو وہاں تک رَسائی نہیں

بخشی۔ خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ ارشاد فرماتا ہے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾[1] "اُسے (ہر عیب اور کمزوری سے) پاکی ہے، جو اپنے بندۂ خاص کو راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ لے گیا، جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی ہے؛ تاکہ ہم اُسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، یقیناً اللہ تعالی سنتا دیکھتا ہے"۔

ماہ وسالِ معراج

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ "اِس آیتِ مبارکہ میں مصطفی جانِ رَحمت ﷺ کی جسمانی معراج کا ذکر ہے، جو نبوّت کے گیارہویں سال، مطابق ۶۲۱ء میں ستائیس ۲۷ رجب، پیر کی رات کے آخری حصے میں، بیداری کی حالت میں ہوئی"[2]۔

عزیزانِ محترم! مصطفی جانِ رَحمت ﷺ رات کے ایک مختصر سے حصّے میں، مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک، اور وہاں سے آسمانوں کی سَیر فرماتے ہوئے، سدرۃُ المنتہیٰ سے اوپر، جہاں تک ربِ کائنات نے چاہا تشریف لے گئے۔ عرش وکرسی، لَوح وقلم، جنّت ودوزخ وغیرہ بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ فرمایا، رب العرش الکریم کے دیدار، اور اُس کی بے پناہ نوازشوں، لاتعداد عنایتوں سے سرفراز ہوکر واپس تشریف لائے۔

---

(۱) پ۱۵، الإسراء: ۱.

(۲) "مقالاتِ کاظمی" رسالہ "معراج النبی" ۱/۲۱۰، ۲۱۱۔

سورۃ النجم

ایک مقام پر یوں ارشادِ ربّانی ہے: ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى﴾[1] "اُس پیارے چمکتے تارے (محمد) کی قسم، جب یہ معراج سے اُترے! نہ وہ بہکے نہ بے راہ چلے!"۔ مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں: "﴿النَّجْمِ﴾ سے مراد حضور ﷺ ہیں، اور ﴿هَوٰى﴾ سے مراد اُن کا معراج سے واپس تشریف لانا ہے"[2]۔

حضور نبیٔ رَحمت، شفیعِ امّت ﷺ نے سفرِ معراج میں، جب خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کے قُربِ خاص میں تجلّیات واَنوار کا مشاہدہ کیا، اور راز ونیاز کے جو پیغامات اُنہیں عطا ہوئے، وہ مخلوق کی عقل سے بالاتر ہیں، اِس سے متعلق اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى﴾[3] "وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا، پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خُوب اُتر آیا، تو اُس جلوے اور اِس حبیبِ کریم میں دو۲ ہاتھ کا فاصلہ رہا، بلکہ اُس سے بھی کم، اَب وَحی فرمائی اپنے بندۂ خاص پر جو چاہا وَحی فرمائی!"۔

---

(۱) پ۲۷، النجم: ۱، ۲.

(۲) "الجامع لأحكام القرآن" للقُرطبي، الجزء ۱۷، صـ۷٤.

(۳) پ۲۷، النّجم: ۷-۱۰.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾[1] "اس حبیبِ کریم کی آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ حد سے تجاوز کیا، یقیناً اپنے رب تعالیٰ کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں"۔

محبوبِ خدا ﷺ کے دیدارِ الٰہی کے بارے میں احادیثِ مبارکہ

امام احمد اپنی "مسند" میں حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: «رأيتُ ربّي عزّ وجلّ»[2] "میں نے اپنے رب عزّوجلّ کو دیکھا"۔ امام جلال الدّین سیوطی "خصائصِ کبریٰ"، اور علّامہ عبد الرؤف مُناوی "تیسیر شرحِ جامعِ صغیر" میں فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث بسند صحیح ہے"[3]۔

کلامِ موسیٰ اور دیدارِ حبیب

حضرت سیّدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى، فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ، وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ»[4] "یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار اور کلام کو، محمد ﷺ اور موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان تقسیم

---

(۱) پ۲۷، النجم: ۱۷، ۱۸.

(۲) "مسند الإمام أحمد" مسند ابن عباس ...إلخ، ر: ۲۵۸۰، ۱/ ۶۱۱.

(۳) "الخصائص الكبرى" حديث ابن عباس رضي الله تعالى عنهما، ۱/ ۲٦۷.

(٤) "سنن الترمذي" [باب ومن] سورة والنجم، ر: ۳۲۷۸، صـ۷٤٥.

فرمایا ہے، تو موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ سے دو بار کلام کیا اور محمد ﷺ نے اپنے رب تعالی کو دو بار دیکھا"۔

واقعۂ شقِ صدر

حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، اللہ کے حبیب ﷺ نے شبِ معراج کا قصہ یُوں بیان فرمایا: «بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيْمِ مُضْطَجِعاً، إِذْ أَتَانِي آتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ، فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ، ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ إِيمَاناً، فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيْدَ، ثُمَّ أُوتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتَّى أَتَى السَّمَآءَ الدُّنْيَا»[1] "میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا، اُس نے یہاں سے یہاں تک میرا سینہ چِیرا اور دل نکال لیا، پھر میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا، جو ایمان سے بھرا ہوا تھا، میرا دل دھویا گیا، پھر دل کو ایمان سے بھر دیا گیا، اس کے بعد دل کو اپنی جگہ رکھ دیا گیا، پھر سواری کے لیے میرے پاس ایک سفید جانور لایا گیا، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا (یعنی براق)، مجھے اس پر سوار کیا گیا، اس کے بعد مجھے حضرت جبریل آسمان کی طرف لے کر چلے"۔

---

(١) "صحيح البخاري" بابُ المِعْرَاجِ، ر: ٣٨٨٧، صـ٦٥٢.

کفّار نے واقعۂ معراج کا انکار کیا

عزیزانِ محترم! مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے جب واقعۂ معراج لوگوں میں بیان فرمایا، تو کفّارِ مکّہ نے رسولِ کریم ﷺ کا مذاق اُڑایا، اور ابو جہل نے ہر طرف لوگ دَوڑا دیے، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جمع کر کے، حضور ﷺ کو جھٹلانے کی غرض سے، واقعۂ معراج مزاحیہ انداز سے سنانے لگا۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھی بلا کر کہا کہ تمہارے رسول کہتے ہیں، کہ میں راتوں رات مکّہ سے بیت المقدس، اور وہاں سے آسمانوں پر پہنچا، اور تمام آسمانوں کی سیر کر کے واپس آ گیا۔ کیا ان کی اس بات کی بھی آپ تصدیق کرتے ہیں؟ حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں تو اس سے بھی زیادہ بعید چیزوں میں ان کی تصدیق کرتا ہوں، اگر اُنہوں نے ایسا فرمایا ہے تو اس بات کے حق ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے[1]۔

بیت المقدس حضور کے رُوبرو

میرے بزرگو ودوستو! جب حضورِ اکرم ﷺ سفرِ معراج سے واپس لَوٹے، تو کفّارِ مکّہ نے اس معجزے کا انکار کیا اور مذاق اڑایا، اور اس واقعہ کو جھوٹ سمجھ کر غلط انداز سے لوگوں میں پھیلانا شروع کر دیا، لوگ اس میں مزید بڑھا چڑھا کر دلائل وبراہین کا مطالبہ کرنے لگے، اللہ تعالی کے سچے اور پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِيْ عَنْ

---

(١) "التفسيرات الأحمديّة" الإسراء، تحت الآية: ١، صـ٥٠٦ ملخّصاً.

أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ المَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِه»(۱) "میں حطیم کعبہ میں تھا، کہ قریش مجھ سے واقعۂ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے، انہوں نے بیت المقدس کی کچھ نشانیاں مجھ سے پوچھیں، جن کو میں نے محفوظ نہیں رکھا تھا، اس لیے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالی نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا، کہ میں اسے دیکھتا رہا، اور وہ لوگ مجھ سے جس جس چیز کے بارے میں پوچھتے رہے، میں وہ بیان کرتا رہا"۔

امتِ محمد کے لیے حضرت ابراہیم کا سلام اور دعوتِ جنّت

برادرانِ اسلام! شبِ معراج حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کے وقت جو مُعاملہ ہوا، اُسے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا: «لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ: أَنَّ الجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ المَاءِ، وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا: "سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ للهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ"»(۲) "شبِ معراج میں نے حضرت ابراہیم سے ملاقات کی، انہوں نے فرمایا کہ اپنی اُمّت کو میرا سلام کہیے، اور

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٤٣٠، صـ٨٩.

(۲) "سنن الترمذي" كتاب الدعوات، ر: ٣٤٦٢، صـ٧٩١.

انہیں بتائیے کہ جنّت کی مٹّی پاکیزہ، اُس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار زمین ہے، اُس کی کاشت "سُبْحَانَ الله، وَالْحَمْدُ لله، وَلَا إِلٰه إِلَّا الله، وَاللهُ أَكْبَر" کہنا ہے"۔

مشرق ومغرب میں جو کچھ ہے، حضور سب جانتے ہیں

معراج کی رات اس قُربِ خاص میں، بِلا واسطہ اللہ تعالی نے اپنے حبیبِ کریم ﷺ سے وہ خاص باتیں کیں، جو کسی کے وَہم وگمان میں بھی نہیں آسکتیں۔ محدثینِ کرام فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالی نے اس قُربِ خاص میں، اپنے محبوب ﷺ پر ایسا کرم فرمایا کہ حضورِ اکرم ﷺ خود فرماتے ہیں: «فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ»[١] "اللہ تعالی نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی کے درمیان محسوس کی، اور اس کی برکت سے میں نے مشرق ومغرب کے علوم جان لیے"۔

حضرت موسی اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَتَيْتُ -وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ: مَرَرْتُ- عَلٰى مُوسٰى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ، وَهُوَ قَائِمٌ

---

(١) "سنن الترمذي" [باب ومن] سورة ص، ر: ٣٢٣٤، صـ٧٣٥.

يُصَلِّي فِيْ قَبرِہ»[1] "جب میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کے پاس سے گزرا، تو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں"۔ اور یہی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، جن کی برکت سے اُمّتِ محمدیّہ کو یہ عظیم فائدہ ہوا، کہ پچاس ۵۰ کی پانچ ۵ نمازیں ہوگئیں، اور ثواب وہی پچاس ۵۰ نمازوں کا عطا کیا جاتا ہے۔

حضرت موسیٰ آسمان میں ہماری مدد فرما رہے ہیں

چنانچہ حضور نبئ رحمت ﷺ نے سفرِ معراج سے واپسی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: «فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى ﷺ فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ» "حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی نے آپ کو کیا حکم دیا ہے؟ میں نے کہا: روزانہ پچاس ۵۰ نمازوں کا تحفہ دیا ہے، فرمایا: میں بنی اِسرائیل کو آزما چکا ہوں، آپ کی اُمّت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، آپ واپس جائیے اور اللہ تعالی سے تخفیف ورعایت طلب کیجیے"، سرکارِ دو عالم ﷺ بار بار رب تعالی کی بارگاہ

---

(١) "صحيح مسلم" باب من فضائل موسى عليه السلام، ر: ٦١٥٧، صـ١٠٤٤.

میں حاضر ہو کر تخفیف کرواتے رہے، یہاں تک کہ پچاس ۵۰ میں سے صرف پانچ ۵ نمازیں باقی رہ گئیں[۱]۔

نفل نماز کی اہمیت

عزیزانِ محترم! واقعۂ معراج سے نفل نماز کی فضیلت واہمیت کا بھی پتا چلتا ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، کہ اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس رات معراج کرائی گئی، نبئ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنّت میں داخل ہوئے، نبئ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی ایک جانب سے ایک دھیمی سی آواز سنی، فرمایا: «يَا جِبْرِيلُ! مَا هَذَا؟» "اے جبریل! یہ آواز کیا ہے؟ عرض کی: یہ آپ کے مؤذِّن بِلال ہیں"[۲]، اور جب اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: «يَا بِلاَلُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلاَمِ مَنْفَعَةً؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ».

"اے بلال! مجھے وہ عمل بتلاؤ جس سے تمہیں مسلمان ہونے کے بعد سب سے زیادہ نفع کی اُمید ہو!؛ کیونکہ میں نے آج رات جنّت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آہَٹ سُنی ہے"، حضرت بلال نے عرض کی: میں نے مسلمان ہونے کے

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٤١١، صـ٨٣ بتصرف.

(۲) "مسند الإمام أحمد" ر: ٢٣٢٤، ١/ ٥٥٣.

بعد کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کی منفعت کی مجھے زیادہ اُمید ہو، البتہ رات ہو یا دن، جب میں مکمل وضو کرتا ہوں، تو اُس وضو کے ساتھ اتنی رکعات نماز پڑھ لیتا ہوں، جتنی اللہ تعالی نے میری قسمت میں لکھ دی ہے[1]۔

کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے

عزیزانِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالاً تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ، قُلْتُ: مَنْ هَؤُلاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ، يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ، وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ، أَفَلا يَعْقِلُونَ!»[2] "میں نے شبِ معراج میں دیکھا، کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں، میں نے پوچھا: جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ آپ کی اُمّت کے وہ واعظین ہیں، جو لوگوں کو اچھی بات کا حکم کرتے تھے، اور اپنے آپ کو بھولے ہوئے تھے"۔

---

(١) "صحيح مسلم" باب من فضائل بلال رضي الله تعالى عنه، ر: ٦٣٢٤، صـ١٠٨١.

(٢) "شرح السنّة" كتاب الرقاق، ر: ٤١٥٨، ٨/ ٢٥٥.

سُود کھانے کمانے کا انجام

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ، فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جبريلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا»[1] "شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا، کہ اُن کے پیٹ کوٹھریوں کے مثل تھے، جن میں سانپ بھرے تھے، جو ان کے پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے، میں نے پوچھا کہ اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا کہ یہ سود کھانے کمانے والے ہیں۔

فرض نماز میں سُستی کا انجام

شبِ معراج شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اَیسی قَوم کے پاس سے گزرے، جن کے سَروں کو کُچلا جارہا تھا، پھر وہ سَر فوراً پہلے کی طرح صحیح سالم ہوجاتے، یہ سلسلہ اُن کے ساتھ لگا تار جاری تھا۔ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا: «مَنْ هَؤُلَاءِ؟» "یہ کون لوگ ہیں؟" عرض کی گئی: یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نماز کی ادائیگی میں سُستی کرتے ہیں"[2]۔

---

(۱) "سنن ابن ماجه" باب التغليظ في الربا، ر: ۲۲۷۳، صـ۳۸۱.

(۲) "مسند البزّار" ر: ۹۵۱۸، ۱۷/ ۵.

امانت کی ادائیگی

پیارے بھائیو! ہمارے آقا و مولا ﷺ نے اس سفرِ مبارک میں ایک منظر یہ بھی دیکھا، کہ ایک شخص جس نے بڑی بھاری گٹھڑی باندھی ہوئی ہے، وہ اُسے اُٹھا نہیں پاتا، مگر اس گٹھڑی میں مزید اِضافہ چاہتا ہے، حضورِ اکرم نُورِ مجسّم ﷺ کو بتایا گیا: «هذَا الرّجلُ مِن أمّتكَ، عليهِ أمانةُ النّاسِ لا يستطيعُ أداءَها، وهو يزيدُ عليها»[1] "یہ آپ کا وہ اُمّتی ہے، جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوں گی، وہ اِنہیں ادا نہیں کرپائے گا، اور مزید امانتیں لینے کا خواہشمند ہوگا"۔

غیبت کا انجام

مسلمان کی بے عزّتی اور اس کی غیبت کرنا بہت سخت گناہ ہے، اور اس کا عذاب سخت ہے، ہمارے پیارے آقا، جنابِ محمد مصطفی ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لمَا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُّحَاسٍ، يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِم»[2] "جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا، جن کے ناخن تانبے کے تھے، اور وہ اُن

---

(١) "مسند البزّار" ر: ٩٥١٨، ١٧/ ٦.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في الغيبة، ر: ٤٨٧٨، صـ٦٨٨.

سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے ہیں) اور اُن کی عزّت خراب کرتے ہیں"۔ لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ بدگمانی، دوسروں کی عَیب جُوئی، غیبت اور چغلخوری سے بچتا رہے۔

سلام وتحیت کا تبادلہ

برادرانِ اسلام! واقعۂ معراج کی صداقت پر دَورِ صحابہ سے لے کر آج تک، تمام اہلِ اسلام کا اتفاق رہا ہے، روایت میں ہے کہ جب حضور ﷺ بلندیوں کو طے فرماکر ﴿قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾ کی منزلِ اعلیٰ پر تشریف فرما ہوئے، تو قربِ خداوندی میں آداب کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کی: «التحيّاتُ للهِ والصّلواتُ وَالطَّيِّباتُ» یعنی "ہماری قَولی، فعلی اور مالی تمام عبادتیں صرف اللہ تعالی کے لیے ہیں!"، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ نے تحفۂ سلام قبول فرماکر مہمانِ معراج کا استقبال کرتے ہوئے فرمایا: «السّلامُ عليكَ أَيُّها النَّبيُّ وَرَحمَةُ الله وبركاتُهُ!» "اے نبی! آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں!"، پھر سرکارِ دوعالم ﷺ نے اِس طرح عرض کی: «السّلامُ علينا وعَلىٰ عِبادِ الله الصَّالحين!» "ہم پر بھی سلام ہو اور تیرے نیک بندوں پر بھی!"، پھر عالَمِ بالا کے فرشتوں نے یہ صدا بلند کی: «أَشهَدُ أَن لَّا إِلٰه إِلَّا اللهُ، وَأَشهدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبدُهٗ وَرَسُولُهٗ»

پھر سلام و جواب کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بہت سی گفتگو فرمائی، جن میں سے کچھ راز تھے، کچھ خبریں تھیں اور کچھ اَحکام[1]۔

میرے بزرگو اور دوستو! سفرِ معراج میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک ایسی قَوم بھی دیکھی، جن کے پاس ہانڈی میں پکا ہوا لذیذ گوشت ہے، اور دوسری ہانڈی میں بدبودار گوشت ہے، وہ لوگ پاکیزہ ولذیذ کھانا چھوڑ کر بدبودار کھانے پر ٹُوٹ پڑتے ہیں، اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «ما هذا يا جبريل؟» "اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟" عرض کی: یہ اُن لوگوں کا عذاب ہے، جو اپنی حلال بیویوں کو چھوڑ کر بدکار عورتوں کے پاس جاتے ہیں"[2]۔

دعا

اے اللہ! ہمیں واقعۂ معراج سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

---

(۱) "التفسيرات الأحمديّة" صـ٥٠٦.

(۲) "سُبل الهدى والرَّشاد" جماع أبواب معراجه صلى الله عليه وسلم، البابُ ٨، ٣/ ٨١، ٨٢.

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے

مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.